نمبر پر منتخب کیا ہے۔ آخر کیوں؟ وہ اس لیے کہ اس مصنف نے آپ کو بشری اوصاف کے آئینہ میں دیکھا اور پرکھا، اس کے لیے اس نے مافوق الفطرت واقعات کا سہارا نہیں لیا، دراصل یہی ہمارے نبی گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جامعیت واکملیت ہے۔

جن نعت گو شاعروں نے محتاط انداز میں نعتیں کہی ہیں ان سب کا یہ کہنا ہے کہ نعت کہنا سب سے مشکل کام ہے عرفی جیسا قادر الکلام اور ذی علم شاعر جب نعت کہنے بیٹھا تو اس کے چھکے چھوٹ گئے مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے نعت گوئی کو تلوار کی دھار پر چلنا کہا ہے، کیونکہ اس میں جوش سے زیادہ ہوش کی ضرورت ہوتی ہے۔

یاد رکھیئے! جو شاعر اس خناس میں مبتلا ہیں کہ بس ہم نے دامنِ رسولؐ تھام لیا ہے اب جو جی چاہے بکتے رہیں وہ دراصل "جنت الحمقاء" میں رہتے ہیں کیونکہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو قرآنی ہدایات پر سختی سے عمل کرنے کی ہدایت فرمائی ہے، آپ نے کسی حدیث میں یہ نہیں فرمایا کہ تم نصِ قرآنی پر ایک عمل نہ کرو مگر میرا دامنِ عشق تھامے رہو، یہ کتنی مضحکہ خیز بات ہے کہ قرآنی ہدایات سے مُنہ موڑنے والے خود کو عاشقِ رسولؐ کہتے ہیں، کیا قرآنی تعلیمات کو پسِ پشت ڈال کر بھی کوئی عاشقِ رسولؐ بن سکتا ہے؟

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کو پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے وہ اس حقیقت سے واقف ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جلیل القدر پیغمبروں کو سارے اختیارات دینے کے بعد بھی ان سے باز پرسی کی ہے اور (اگر ہم بحیثیت مسلمان "عصمتِ انبیاء" پر ایمان رکھتے ہیں) کئی مقامات پر انبیاء علیہم السلام کو تنبیہ کرنے کا ذکر بھی آیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جملہ انبیاء و رسل علیہم السلام ہر وقت اپنے معبود برحق کی رضا و بخشش کی دعا فرماتے تھے۔ متعدد احادیثِ مبارکہ میں آیا ہے کہ جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عبادت فرماتے تو خشیتِ الٰہی سے آپ کا رُواں رُواں کانپتا تھا، آپ نے زندگی بھر اپنے خالق و مالک سے عفو و بخشش کی طلب کی ہے۔ آپ کی تریسٹھ سالہ حیاتِ طیبہ کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس سے ہم آپ کے محامد و محاسن بیان کرتے وقت رہ اعتدال سے ہٹنے کا جواز پیدا کریں اس لیے نعت کہنے سے پہلے یہ احتیاط لازم ہے کہ شاعر جس پیغمبر برحق کی توصیف کر رہا ہے وہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔

ریڈیو اور ٹی وی کوئی نجی ذرائع ابلاغ نہیں بلکہ قومی ادارے ہیں لہٰذا ان اداروں پر یہ

(بقیہ صفحہ ۶۹ پر)